حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت محرم الحرام
وقت 5-7 منٹ

اہلِ بیت سے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت اور عشق

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۔وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (الاحزاب 59-57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں بغیر اس (جرم) کے جو انہوں نے کمایا ہو تو انہوں نے ایک بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ اٹھالیا۔ یعنی مومن مردوں اور عورتوں کو بیجا اور ناحق دکھ دینے والے بہتان اور بھاری گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

بوقتِ سجدہ شہادت کا پی لیا تھا جام
بھُلا سکے گی نہ امت بھی کربلا کی شام
شہید ہوکے یوں دائم رہے گا نامِ حسین
کہ اب بھی ابن علی کو پہنچ رہے ہیں سلام
جھکا نہ سر وہ کبھی کفر کے مقابل پر
وہ جنکو پیاس کی شدت بنا سکی نہ غلام

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔اہلِ بیت سے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت اور عشق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے متعدد جگہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر فرمایا ہے۔آپؑ کو حضرت حسینؓ اور اہل بیت سے جو والہانہ محبت تھی اس کا اظہار بھی آپؑ نے بارہا اپنے منظوم و منثور کلام میں بھی فرمایا ہے۔آپؑ ایک عربی شعر میں فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

وَ آلُہٗ الَّذِیْنَ ھُمْ لِشَجَرَۃِ النُّبُوَّۃِ
کَالْاَغْصَانِ وَلِشَامَّۃِ النَّبِیِّ کَالرَّیْحَانِ

کہ آل محمد درخت نبوت کی شاخوں کی طرح اور نبی کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 188)

ایک اور مقام پر یزید جیسے معاندین کو آپؑ نے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِتَّقِ اللهِ یَا عَدُوَّ حُسَيْنٍ
اِتَّقِ الله یَا غَرِیْقَ الْمِیْنَ

اے عدو (یعنی دشمنِ) حسین! اللہ سے ڈر۔ اے جھوٹ میں ڈوبے ہوئے! اللہ سے ڈر

(قصائد احمدیہ صفحہ 172-173)

اِسی طرح اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

یعنی میرا جان و دل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر فدا ہے۔ میری خاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر نثار ہے۔

سامعین! عالم کشف میں آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی زیارت بھی ہوئی۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں۔ "..... پھر حسینؓ میرے پاس آئے اور دونوں مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کا اظہار کرتے تھے ....اور یہ کشف بیداری والے کشور میں سے تھا جس پر کئی سال گزر چکے ہیں"

(تذکرہ صفحہ 22 حاشیہ)

حضرت امام حسینؓ کی سیرت پاک کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا غلام نے آہستہ سے پڑھا اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ۔ یہ سن کر امام حسینؓ نے فرمایا۔ کَظَمْتُ۔ غلام نے پھر کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ کَظِیم میں انسان غصہ دبالیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا مگر اندر سے پوری رضا مندی نہیں ہوتی اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا میں نے عفو کیا پھر پڑھا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ محبوب الٰہی وہ ہوتے ہیں جو کَظَم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا آزاد بھی کیا راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چاء کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 115)

سامعین! پھر فرمایا۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ یعنی اے اہل بیت! خدا تمہیں ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ جہاں یہ آیت ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں ہی کا ذکر ہے۔ سارے مفسّر اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ امہات المؤمنین کی صفت اس جگہ بیان فرماتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ۔ یہ آیت چاہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے طیبات ہوں۔ ہاں! اس میں صرف بیبیاں ہی شامل نہیں بلکہ آپ کے گھر میں رہنے والی ساری عورتیں شامل ہیں اور اس لئے اس میں بنت بھی داخل ہو سکتی ہے بلکہ ہے اور جب فاطمہ رضی اللہ عنہا داخل ہوئیں تو حسینؓ بھی داخل ہوئے۔ پس اس سے زیادہ یہ آیت وسیع ہو سکتی تھی؟ ہم نے کر دی کیونکہ قرآن شریف ازواج کو مخاطب کرتا ہے اور بعض احادیث نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسینؓ کو مطہرین میں داخل کیا ہے پس ہم نے دونوں کو ایک جا جمع کر لیا........ اہل بیت جو ایک پاک گروہ اور بڑا عظیم الشان گھرانا تھا اس کے پاک کرنے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ یعنی میں ہی ناپاکی اور نجاست کو دور کروں گا اور خود ہی ان کو پاک کیا"

(تفسیر مسیح موعود جلد 7 صفحہ 44)

پھر سنت اہل بیتِ رسولؐ کی سنت اپنانے کے حوالے سے فرمایا۔

”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہؤا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا...اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی...... اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمک دار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا کی کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔

میرے خیال میں وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی سورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔“

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 23-22)

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسہ تھے اور ان کو نہایت بے دردی سے حد درجہ ظلم و بربریت کے ساتھ شہید کیا گیا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”سید المظلومین“ ”امام معصوم“ کے الفاظ سے یاد کیا۔ آپ کی محبت میں آنسو بہائے اور اس واقعہ کو ہمیشہ ایک دکھ آمیز داستان کے طور پر لیا۔ آپؑ نے اہل بیت اطہار سے متعلق ایک ایمان افروز کشف یوں بیان فرمایا ہے۔

”ایک مرتبہ نمازِ مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غَیبتِ حِس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی۔ ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسے بسُرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حَسَنَین و فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 503-504 بار اول حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

آل محمدؐ پر درود

آئیں! اب کچھ باتیں آلِ محمدؐ پر درود کے حوالے سے آپؑ کے ارشادات سنتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں۔ ”جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھائی اور وہ یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ“

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 32)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُرود کی برکات اور اہل بیت سے تعلق کا جو ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے وہ مَیں آپؑ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

”ایک مرتبہ الہام ہوا، جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے“۔ اللہ تعالیٰ دین کو دوبارہ زندگی دینا چاہتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جوش میں ہے ”لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخص مُحْیِی کے تعین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے“۔ لیکن یہ نہیں پتہ لگ رہا کہ کس کے ذریعہ سے یہ زندگی دوبارہ پیدا کی جانی ہے تو ”اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے

آیا اور اشارے سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے"۔ یعنی اس عہدے کے لئے جو زندہ کرنے والا ہے سب سے بڑی شرط محبت کی ہے۔ جس نے مُحْیِیْ بننا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں سب سے زیادہ ہونا چاہئے۔ "سو وہ اس شخص میں متحقق ہے"۔ وہ اس شخص میں پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرکے فرشتوں نے کہا۔ فرماتے ہیں کہ "اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے"۔ یہ جس الہام کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو پہلے ہوا تھا، یہاں نہیں پڑھا گیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ فرمایا کہ "اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سِر ہے کہ افاضہ انوارِ الٰہی میں محبت اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598-599 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

(خطبہ جمعہ 28/ اگست 2020ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن کریم اور احایث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود بھیجنے کی توفیق ملے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔